فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

جلد ۴۸/۱۳ ۹ شہادۃ ۱۳۳۸ ہش ۹ اپریل ۱۹۵۹ء نمبر ۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۶ اپریل کو صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا — "طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ کمرے کے اندر چند قدم چل لیتا ہوں" جبکہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضور کی طبیعت پاؤں اور کمر میں درد کی وجہ سے کافی عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین
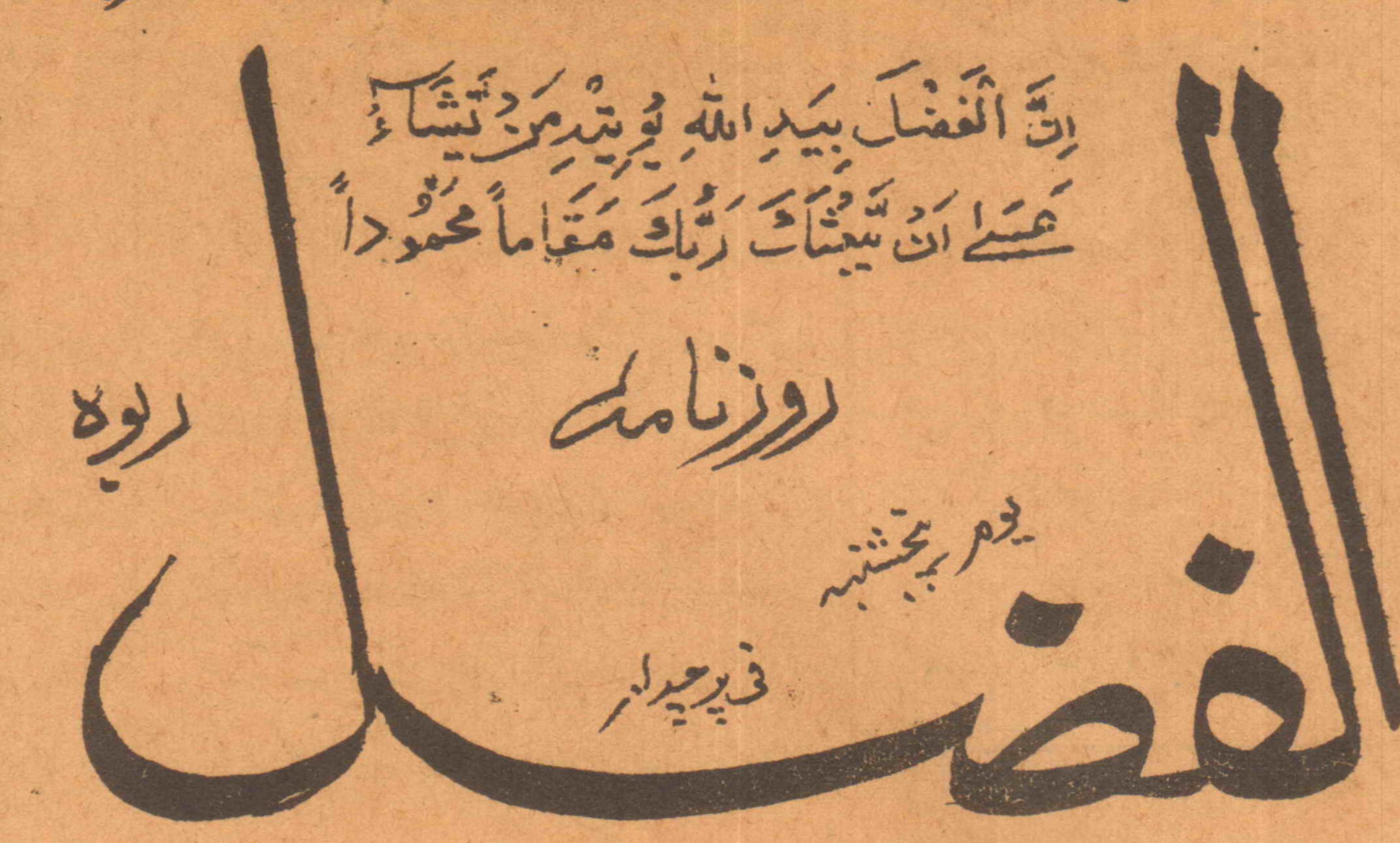
"سیٹو" کو معاہدہ شمالی اوقیانوس کی بنیاد پر ترقی دینا ضروری ہے

پاکستان سیٹو کونسل میں بھارت کے ساتھ اپنے تنازعات کو پیش کرے گا۔ جناب منظور قادر کی پریس کانفرنس

ولنگٹن ۸ اپریل۔ وزیر خارجہ پاکستان جناب منظور قادر نے جو آجکل "سیٹو" کی وزارتی کونسل میں شرکت کی غرض سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا میں اس خیال کا حامی ہوں کہ "سیٹو" کو معاہدہ شمالی اوقیانوس کی بنیاد پر ترقی دی جائے۔ پاکستان کا نظریہ ہے کہ جس طرح معاہدہ شمالی اوقیانوس کا ادارہ ایک سپریم ہیڈ کوارٹر قائم کر چکا ہے "سیٹو" کا بھی ایک سپریم ہیڈ کوارٹر قائم ہونا چاہیئے۔ اور ہر رکن ملک کی فوجوں کی ایک تعداد سیٹو کے مقاصد کے لئے وقف رہنی چاہیئے۔ آپ نے کہا سیٹو کو محض کمیونسٹ ملکوں کے جارحانہ اقدام کے خلاف کام کرنے کے لئے وقف نہیں رہنا چاہیئے بلکہ اس کے دائرہ عمل میں یہ امر بھی شامل ہونا چاہیئے۔ کہ اگر کوئی غیر کمیونسٹ ملک بھی حملہ کرے تو سیٹو کی طاقت اسے ناکام بنانے کے لئے میدان میں آئے۔ آپ نے کہا کہ سیٹو کی طاقت میں اضافہ کر دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ ہر قسم کے خطرے کا مقابلہ کر سکے۔ مسٹر منظور قادر نے تبت سے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ میری حکومت اس مسئلے کو بے حد اہمیت دیتی ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ اس مسئلہ کی وجہ سے سیٹو کا علاقہ بھی متاثر ہوگا۔ آپ نے کہا کہ اس سے کوئی فوری طور پر شدید خطرہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ وزیر خارجہ پاکستان نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ میں کونسل میں پاکستان اور اس کے ہمسایہ ملکوں کے تعلقات پر بھی سوال اٹھاؤں گا۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں "یوم صحت" کی تقریب

ربوہ ۸ اپریل۔ کل مورخہ ۷ اپریل کو بین الاقوامی ادارہ صحت کے فیصلے کے مطابق تعلیم الاسلام کالج میں "یوم صحت" کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز بعد نماز عشاء ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض جناب سید اللہ خان صاحب ایم۔ اے نے ادا کئے۔ جلسے میں مکرم جناب پروفیسر محمد علی صاحب ایم۔ اے صدر شعبہ نفسیات و فلسفہ ٹی۔ آئی۔ کالج و فیلو پنجاب یونیورسٹی نے عالمی ادارہ صحت کے مقرر کردہ موضوع "آجکل کی دنیا میں ذہنی صحت اور ذہنی امراض" پر زبان انگریزی عام فہم انداز میں ایک نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ بھی دیا گیا۔

شہر سیالکوٹ میں عید الفطر کی نماز

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیالکوٹ میں نماز عید الفطر بوقت ۸½ بجے صبح جامع مسجد احمدیہ میں ادا کی جائے گی احباب جماعت وقت پر پہنچ جاویں۔ وقت کی پابندی لازمی ہوگی۔

قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

مسجد مبارک میں نماز تراویح اور پُرسوز اجتماعی دعائیں

ربوہ ۸ اپریل۔ کل مورخہ ۲۸، ۲۹ رمضان المبارک کی درمیانی شب مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے جو امسال ماہ رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں نماز تراویح پڑھا رہے تھے قرآن مجید کا دور مکمل کر لیا آخری رکعت میں رکوع کے بعد سجدے میں جانے سے قبل جب مکرم حافظ صاحب نے قرآنی دعائیں نہایت پُرسوز انداز میں پڑھیں تو مقتدیوں پر جن سے مسجد کا صحن بھرا ہوا تھا رقت کی وجہ سے ایک خاص کیفیت طاری ہو گئی۔ اور مسجد کی تمام فضا درد و سوز میں ڈوبی ہوئی ہچکیوں اور سسکیوں کی آوازوں سے گونج اٹھی۔ اس کے بعد آخری دو سجدوں میں غلبہ اسلام، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے نہایت خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے دعائیں کی گئیں۔ نماز تراویح کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے دعا کی اہمیت پر ایک موثر تقریر کی نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی دنیا میں غلبہ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دعاؤں کی پُرزور تحریک کرتے ہوئے احباب کو دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۷ اپریل ۱۹۵۹ء

نسل پرستانہ ذہنیت کا ردّعمل

تحریک دراوڑ کے لیڈر راما سوامی نائیکر نے دلی میں ایک تقریر میں کہا ہے کہ

"ہم پر بہت سے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ مگر ہم سچی بات کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم دراوڑ ہی ہندوستان کے اصل اور قدیم باشندے ہیں۔ اور برہمن غیر ملکی اور اجنبی ہیں اور یہ لوگ ہندوستان میں تین ہزار سال پہلے داخل ہوئے۔ اور انہوں نے یہاں کے اصلی باشندوں کو اپنا غلام بنایا۔ برہمنوں نے اس پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے ہمارے بادشاہوں کو جن میں راون بھی تھے صرف اس لئے کچل ڈالا کہ وہ ذات پات کے مخالف تھے"

یہ نتیجہ ہے اس نسل پرستانہ ذہنیت کا جو برہمنزم نے آج تک ملک میں قائم رکھنے کی کوشش کی ہے حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان شروع ہی سے اسی ذہنیت کی وجہ سے بدامنی کا گہوارہ بنا رہا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بیرونی حملہ آور یہاں آسانی سے کامیاب ہوتے رہے ہیں اور اسی وجہ سے ہندوستان شروع ہی سے خانہ جنگیوں کا میدان بنا رہا ہے۔ اور خدانخواستہ اگر ہندوستان کے آئندہ حصے بخرے ہوتے تو اس کی وجہ بھی جیسا کہ دراوڑی لیڈر کے بیان سے واضح ہوتا ہے یہی نسلی امتیاز ہی ہوگا۔

دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جہاں آج مختلف نسلوں کے لوگ آباد نہ ہوں۔ لیکن ہندوستان کے سوا باقی ملکوں نے نسلی امتیاز کو مذہبی تقدس سے بری رکھا ہے۔ برہمنزم کے علاوہ سوائے یہودیوں کے دنیا کی کوئی قوم نہیں ہے جس نے نسلی امتیاز کو آجکل مذہبی رنگ دے رکھا ہو لیکن یہودیوں کا معاملہ اتنا تلخ نہیں رہا۔ برہمنزم آج بھی دنیا کے ایک بہت بڑے علاقہ میں اپنے نسلی تعصب کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ اور انسانوں کا ایک عظیم حصہ اس تعصب کا شکار ہے جس کا ردّعمل تحریک دراوڑ کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

ہندوستان کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمنزم نے جب کبھی از سر نو سر اٹھایا ہے۔ اسی وقت اس کی سیاسی سطح طوفان آلود ہو جاتی رہی ہے۔ اور باہر کے حملہ آور اس کا شکار کرتے رہے ہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ میں شاید بیرونی حملہ کا تو خطرہ اتنا نہیں رہا۔ البتہ اندرونی خطرات پیدا ہونے کا بہت بڑا امکان ہے۔ اور دراوڑ تحریک کو اس کا آغاز سمجھنا چاہیئے۔ جو آسانی سے کسی وقت کمیونزم کی آغوش میں جا سکتی ہے۔

چنانچہ جیسا کہ تحریک دراوڑ کے اسی لیڈر نے کئی بار کہا ہے وہ سرے سے مذہب کے خلاف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ موجودہ بدھ ازم کی طرف ان کا رجحان بھی یہی پتہ دیتا ہے۔ کہ جنوبی بھارت بڑی تیزی سے دہریت کی طرف قدم اٹھا رہا ہے۔ اور یہ چیز ایسی ہے۔ جو کمیونزم کے ساتھ اشتراک رکھتی ہے۔ اگر کوئی ایسا انقلاب رونما ہوا۔ تو اس کی زیادہ تر ذمہ داری برہمنزم کے مقدس نسلی امتیاز پر ہی آئے گی۔ کیونکہ اس روشنی کے زمانہ میں وہ اقوام جن کو اچھوت بنا کر رکھا گیا ہے۔ اس فریب میں ہمیشہ تک گرفتار نہیں رہ سکتیں۔ جوں جوں ان میں روشنی پھیلے گی۔ توں توں نسلی امتیاز کی تلخی تلخ تر ہوتی جائے گی۔ اب اچھوت کہلانے والی اقوام اس ذلت کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتیں۔ جو ان پر صدیوں سے ڈالی گئی ہے اب کوئی طاقت انہیں اپنے انسانی حقوق حاصل کرنے سے نہیں روک سکتی۔

بھارت کا دستور بے شک جمہوری ہے۔ اور اس میں ذات پات کا امتیاز نہیں رکھا گیا۔ لیکن برہمنزم کا مرض جو مزمن ہو چکا ہے۔ وہ اب تک اپنا کام کر رہا ہے۔ اور جن سنگھ اور مہاسبھا ایسی تحریکیں دراصل اسی تینندوے کی تاریں ہیں جو شمالی ہند میں پھیل رہی ہیں۔ اور جن کا شکار بظاہر تو بھارت کے مسلمان ہی ہو رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ تحریکیں برہمنزم کو ہمیشہ تک زندہ رکھنے کی غرض سے ہی معرض وجود میں آئی ہیں۔ جن کا مطلب ادنیٰ اقوام کو دائمی غلامی میں جکڑ رکھنے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اس کا علاج صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے برہمنزم کا استیصال۔ جب تک برہمنزم کا استیصال نہ ہوگا ورن آشرم کا طلسم ٹوٹ نہیں سکتا۔ اور جب تک ورن آشرم کا طلسم نہ ٹوٹے ہندوستانی ایک قوم نہیں بن سکتے۔ ہندوستان میں مختلف مذاہب کا ہونا اتنا خطرناک نہیں ہے جتنا خطرناک ورن آشرم ہے۔ یہ ورن آشرم کا ہی نتیجہ ہے کہ پہلے ملک تقسیم ہوا ہے۔ اب وقت آ رہا ہے۔ کہ اگر ورن آشرم کا شکنجہ ڈھیلا نہ ہوا، تو تمام غیر برہمنی اقوام اس کے شکنجے سے اپنے تئیں رہائی دلانے کے لئے متحدہ محاذ قائم کر لیں گی۔ اس لئے بھارت کے سامنے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ دہریہ ہو کر کمیونزم کی آغوش میں چلا جائے گا۔ اور یا اسلام جیسا دین اختیار کرے گا، جو تمام بنی آدم کو مساوی بنیادی حقوق دیتا ہے۔ اور کسی قسم کے دنیوی امتیازات کو برداشت نہیں کرتا۔

ہندوستان کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسلام کا صحیح نمونہ ملک و قوم کے سامنے رکھیں۔ تا کہ یہ عظیم ملک کہیں چین کی طرح اشتراکی الحاد کی آغوش میں نہ چلا جائے۔ جیسا کہ دراوڑی تحریک سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ تحریک دراصل اشتراکی تحریک کا پیش خیمہ ہے۔ کیونکہ برہمنزم کے شدید ذات پات کے دام میں آئی ہوئی اقوام جو کو ہمیشہ کے اچھوت بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ برہمنزم کے خلاف بطور ردّعمل کے وجود میں آ رہی ہیں۔ اگر ان میں ایک خدا کی عبادت کی تبلیغ کی جائے۔ تو کامیابی کی بہت امید ہے۔ موجودہ بدھ ازم بھی حضرت گوتم کی حقیقی تعلیم سے ہٹ کر الحاد کا مؤید ہے۔ جن اقوام میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا صحیح تصور اجاگر نہیں ہے وہ دہریت کی طرف آسانی سے راغب ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ چین اور دیگر انتہائی جنوبی مشرقی اقوام میں اشتراکیت سر نکال رہی ہے۔ یہ ایک ایسا محاذ ہے جہاں خدا پرستوں کو متحد ہو کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔

ایک ضروری تحریک

(از محترم جناب مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم)

سال کا شروع ہے اور جماعت بندی ہو رہی ہے۔ اس وقت اگر بچے سکول میں داخل ہوں تو سارا سال تعلیم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ احباب کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں جس تعلیمی ادارہ کی تعمیر کی طرف سب سے پہلے توجہ دی۔ وہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت ہی تھی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جماعت کے بچوں کی تعلیم دینی ماحول میں کس قدر ضروری ہے۔ جن بچوں کی بنیادی تعلیم دینی ماحول میں ہو وہ آئندہ دنیاوی اشغال میں بھی دین سے غافل نہیں رہ سکتے یہی وجہ ہے کہ جن بچوں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پا کر دنیاوی ترقی بھی کی ہے وہ سلسلہ کے کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ سلسلہ کی محبت کا بیج دنیوی تعلیم کے ساتھ ان کے دلوں میں بویا گیا ہے۔ اور وہ اپنا پھل دیئے بغیر نہیں رہا۔ اگر دوست احمدیت کا چمن اپنے گھر میں لگانا چاہتے ہیں اور یہ خواہش رکھتے ہوں کہ یہ نعمت غیر مترقبہ ان کے گھروں میں قائم و دائم رہے تو ان کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کی دنیوی تعلیم بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ہی جاری کروائیں تا کہ ان کے گھرانے احمدیت کی برکت سے ہمیشہ ہمیشہ بہرہ ور رہیں۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ بچہ کم از کم تین چار سال یہاں ضرور رہے تا کہ وہ حضرت صاحب کے خطبوں اور وعظوں کو بالمشافہ سن سکے۔ اور ایسا ہی دیگر دینی مجالس جو ربوہ میں ہوتی رہتی ہیں ان میں حصہ لے کہ وہ بیج اپنے اندر بو سکے اور پھر اس کی باقاعدہ شادابی ہوتی رہے۔ یہ موقعہ ایسا ہے کہ اس کو کھونا نہیں چاہیئے۔ خاندانوں میں یہ مواقع ہر وقت نہیں آتے۔ اب اگر دوستوں کے بچے قابل تعلیم ہوں اور ان کو تھوڑا سا خرچ کر کے بھی یہاں تعلیم دلانی پڑے تو اس سے محرومی بہت بڑی محرومی ہے احمدیت کا پودا بچوں کے دلوں میں انہی ایام میں لگ سکتا ہے۔ احمدیت ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس قدر بڑی نعمت جس کا اندازہ کرنا بھی دنیوی نکتہ نگاہ سے ناممکن ہے۔ احباب اپنی اور اپنے سلسلہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے امید ہے اس طرف ضرور توجہ کریں گے

یہاں دنیوی تعلیم بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے باہر کے کسی سکول کی تعلیم سے کم نہیں بلکہ بہترین سکولوں میں ہمارا سکول شمار ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ دینی فائدہ اور احمدی تربیت وکیریکٹر کو مدنظر رکھ لیا جائے تو پھر اس پر جو بھی خرچ ہوگا وہ اس فائدہ کے بالمقابل بالکل ہیچ ہوگا جو یہاں کی رہائش اور تعلیم و تربیت سے حاصل ہوگا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

گنج مغلپورہ لاہور میں نماز عید الفطر

نماز عید الفطر بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح جلسہ گاہ نزد مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ (لاہور) میں ادا کی جائے گی۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردہ کا باقاعدہ انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قرب و جوار کے احباب مطلع رہیں

(صدر حلقہ گنج مغلپورہ۔ لاہور)

درخواست دعا:۔ میرے والد ملک خیر دین صاحب درویش قادیان کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے آمین (ملک محمد دین خادم ربوہ)

احمدیہ مشن ہالینڈ کی کامیاب تبلیغی مساعی ـــــ اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت

ماہوار مضامین کی اشاعت، جماعت کی تعلیم و تربیت، جماعتوں اور سوسائٹیوں میں تقاریر اور شمولیت

روٹرڈم میں تبلیغی مساعی کا آغاز۔ یونیورسٹی اور ہائی سکول کے طلباء میں لیکچر۔ پریس میں تذکرہ

(از مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

ماہوار مضامین کی اشاعت

ہمیں کافی عرصہ سے اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ کسی طرح جماعت اور غیراز جماعت احباب کو مقامی حالات کے مطابق مسائل اسلامیہ کے علمی مضامین سے اس طور پر متعارف کرایا جائے کہ اس کی تفصیل ہر وقت انکے پاس موجود رہے۔ اور اپنے اپنے موقع کے مطابق اس سے فائدہ اٹھائیں۔ چنانچہ اس سال کے شروع ہی سے ہم نے ہر ماہ رسالہ کی طرز پر ایک محدود اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ فی الحال دو مضامین جو آٹھ آٹھ صفحات پر مشتمل تھے۔ دو نمبروں میں شائع کئے گئے ہیں۔ پہلے مضمون کا عنوان "حیات بعد الموت" اور دوسرے کا "اسلام اور عیسائیت" تھا اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ہماری اس ابتداء میں برکت عطا فرمادے۔

جماعت کی تعلیم و تربیت

جماعت کی تعلیم و تربیت کی غرض سے جہاں اس دفعہ سلسلہ وار تقاریر کا انتظام کیا گیا اور خطبات جمعہ میں توجہ کی گئی وہاں خاکسار نوجوانوں اور بچوں کو نماز۔ اذان، قرآن کریم قاعدہ یسرنا القرآن وغیرہ کے اسباق دیتا رہا، بفضلہ تعالےٰ اس سے جماعت میں قرآن مجید کی سادہ تلاوت کے لئے عربی پڑھنے کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔ وہ نوجوان جو نماز اور اذان سیکھ چکے ہیں نمازوں کے وقت خوش الحانی سے اذان اور اقامت کہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو خوشکن نظارہ ہوتا ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً دیگر اسلامی مسائل اور مقامی حالات کے متعلق انفرادی طور پر جماعت کے لوگوں کو نصیحت کے رنگ میں توجہ دلاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بہتر سے بہتر نتائج ظاہر فرمادے۔

فری میسنز اور ہیومنسٹوں میں تقاریر دیگر جماعتوں اور سوسائٹیوں میں تقاریر اور شمولیت

مورخہ ۱۲ رجنوری کو فری میسنز (Free Masons) سوسائٹی میں تقریر ہوئی یہ ایک عالمی تنظیم ہے۔ جس میں پڑھے لکھے اور بڑے بڑے تاجر شامل ہیں۔ مکرم حافظ صاحب کو ان کیطرف سے لیکچر کے لئے دعوت موصول ہوئی چنانچہ تاریخ مقررہ پر ہم چند ایک دوست ان کے ہال پہنچے۔ مولوی غلام احمد صاحب بشیر نے اسلام پر مضمون پڑھا۔ بعد ازاں سوالات ہوتے رہے جن کے جوابات ہماری طرف سے دیئے گئے۔ وقفہ میں خاکسار کو بھی بعض لوگوں سے ملنے اور اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

مورخہ ۱۶ر فروری کو ہیومنسٹوں... (Humanists) کی ایک مجلس میں لیکچر ہوا۔ یہ لوگ مذہب کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہی خدا تعالےٰ کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں حالات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ ان کو اپنے دہریہ عقائد پر بھی ایمان اور یقین حاصل نہیں ہے۔ ایک گھنٹہ کے لیکچر کے بعد دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ آخر کافی رات گئے یہ اجلاس برخاست ہوا۔ اس جلسہ کے لوگوں میں سے دو نے بعد میں ایک موقع پر مشن ہاؤس کے اجلاس میں شرکت کی اور اسلام کے متعلق لٹریچر خرید کیا۔

ڈلفٹ یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب

مورخہ ۲۹۔ فروری کو ڈلفٹ یونیورسٹی (DELFT UNIVERCTY) کے ساٹھ آزاد خیال عیسائی طلبہ کی ایک مجلس نے اسلام پر لیکچر کے لئے مدعو کیا۔ مکرم جناب حافظ صاحب انچارج مشن اور خاکسار دوپہر کے وقت جائے مقررہ پر پہنچے۔ ایک بڑے ہال میں تقریر کا انتظام تھا پہلے سب نے ل کو لنچ کھایا اور پھر ان کے سیکرٹری صاحب کی درخواست پر مکرم حافظ صاحب نے ایک گھنٹہ تک اسلام اور احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد دیر تک سلسلہ سوالات و جوابات جاری رہا حتی کہ اجلاس برخاست ہو جانے کے بعد بھی طلبہ ہمارے گرد جمع رہے اور مختلف سوالات دریافت کرتے رہے اٹھارہ طالب علموں نے لٹریچر خرید کیا۔

ہائی سکول کے طلبہ میں ایک لیکچر

مورخہ ۳۰ رجنوری کو بمقام ہاردویک (HARDER WIJK) ایک ہائی سکول کے اساتذہ اور طلبہ نے اسلام پر تقریر کے لئے بلایا۔ جناب انچارج صاحب مکرم وقت مقررہ پر روانہ ہوئے۔ یہ شہر ہیگ سے بذریعہ گاڑی دو گھنٹوں کی مسافت پر ہے۔ بفضلہ تعالیٰ لیکچر کا بہت اچھا اثر ہوا۔ دس طلبہ اور اساتذہ نے کتب خریدیں، سوالات و جوابات کے موقع پر ایک نہایت ہی دلچسپ بحث کا آغاز ہوا ایک طالب علم نے اس امر کا اظہار کیا کہ اسلام نے اپنے ماتحت علاقوں میں اپنی تعلیم جبری طور پر منوائی ہے۔ اس پر حافظ صاحب کے جواب دینے سے پیشتر ہی تاریخ کے ایک یوگوسلاوین پروفیسر صاحب بول اٹھے۔ جو اس وقت جلسہ میں شامل تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تاریخ دان اور ایک غیر جانبدار یوگوسلاوین کی حیثیت سے اس حقیقت کا ضرور اظہار کروں گا کہ یہ بات سراسر غلط ہے کہ اسلام نے لوگوں سے اپنی تعلیم کو جبراً منوایا اور پھیلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ مسلم حکومتوں میں اب بھی کثرت کے ساتھ غیر مسلم موجود ہیں اور جہاں تک یوگوسلاویہ کا تعلق ہے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہاں بھی مسلمانوں کا طرز عمل بہت اچھا رہا۔ اور کسی پر بھی انہوں نے مذہبی دباؤ ڈالنے کی کوشش نہیں کی۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے معجزانہ طور پر ان کے اعتراض کو ان کے اپنے آدمی کے ذریعہ ہی دور فرما دیا۔

مورخہ ۲۰ رجنوری کو انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سٹڈیز کی ایک تقریب میں مکرم حافظ صاحب اور خاکسار نے شرکت کی۔ متعدد نئے طلبہ۔ انڈیا پاکستان کے لوگوں کے علاوہ اورنٹلسٹ پروفیسر (NIEUWENHUIZEN) سے بھی ملاقات ہوئی۔ مکرم حافظ صاحب نے انہیں مشن ہاؤس میں تقریر کے لئے دعوت دی جو انہوں نے بخوشی قبول فرمالی۔ اور مناسب موقع ملتے ہی مقررہ تاریخ کی اطلاع دینے کا وعدہ فرمایا۔

۲۲ر فروری کو لائیڈن (LEIDEN) یونیورسٹی کے پروفیسروں اور مستشرقین نے عراق اور ان کے کلچر پر ایک جلسہ کا انتظام کیا جس میں شمولیت کے لئے ہمیں بھی دعوت موصول ہوئی چنانچہ مکرم حافظ صاحب خاکسار اور جماعت کے ایک ممبر (W.V. Janssen) شام کی گاڑی وہاں پہنچے۔ بلجیم یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب کی تقریر تھی۔ لیکچر کے اختتام پر جناب حافظ صاحب نے متعدد پروفیسر صاحبان اور مستشرقین حضرات سے ملاقات کر کے انکی خدمت میں تحفۃً لٹریچر پیش کیا۔

روٹرڈم میں تبلیغی مساعی کا آغاز

جیسا کہ پہلی رپورٹ میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ اس سال خاکسار اور جماعت کے ایک ممبر نے روٹرڈم جا کر شہر کا دورہ کیا تھا۔ وہاں کے اسلام سے دلچسپی رکھنے والے احباب سے ملاقاتیں کر کے تبلیغی مساعی کے متعلق جائزہ لیا تھا چنانچہ مورخہ ۲۴ر فروری کو وہاں ایک ہال کرایہ پر لے کر اس میں پہلا اجلاس منعقد کیا انفرادی دعوت ناموں کے علاوہ وہاں کے نہایت اہم اخبار (NIEUWE ROTTERDAMS COURANT) میں اعلان بھی دیا گیا۔ ہماری طرف سے مسٹر خالد براؤن نے اسلام پر مضمون پڑھ کر سنایا بفضلہ تعالےٰ جلسہ کامیاب رہا دیگر حاضرین کے علاوہ دو اخبارات کے رپورٹر بھی موجود تھے کارروائی کی رپورٹ روٹرڈم اور ہیگ کے ایک روزنامہ میں شائع ہوئی۔

دوسرا اجلاس مورخہ ۳/۲ ۵۹ کو روٹرڈم میں منعقد ہوا۔ مکرم جناب حافظ صاحب نے تفصیل کے ساتھ تعلیمات اسلامیہ کو پیش فرمایا اور نصف گھنٹہ تک حاضرین کرام کو تلقین فرمائی کہ وہ پورے غور و فکر سے کام لے کر بہترین نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔ آپ کے بعد مسٹر خالد براؤن نے رمضان المبارک اور حج بیت اللہ کے متعلق ایک مضمون پڑھ کر سنایا خاکسار نے اس موقعہ پر حج بیت اللہ کے فریضہ کی ادائیگی کے موقع پر کی لی ہوئی تصاویر بذریعہ میجک لنٹرن دکھائیں۔ مسٹر ولی اللہ یانسن نے حج کے مختلف مواقع کی وضاحت کرتے ہوئے پروگرام میں حصہ لیا۔ سامعین کو سوالات کا کھلا موقع دیا گیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس دفعہ بھی دو اخبارات کے رپورٹر موجود تھے

پریس میں تذکرہ

عرصہ زیر رپورٹ میں بیس چھپیس کے قریب اخبارات کے تراشے ہمیں موصول ہوئے ہیں جن سے ایک اخبار نے پہلے صفحہ پر جلی عنوان کے تحت اسلام پر مضمون دیا ہے اور ہماری مسجد ہیگ کا ذکر کیا ہے ایک دوسرے اخبار نے اپنی چار قسطوں میں پہلے صفحہ پر موٹی سرخی کے ساتھ مشن کی طرف سے بھجوائے ہوئے پمفلٹ پر ریویو شائع کیا ہے۔ ان کے علاوہ ایک کالم اور دو کالم کے بھی کئی تراشے موجود ہیں اور دوسرے چھوٹے چھوٹے نوٹ ہیں۔ گذشتہ سال سے اب تک کوئی بیسیوں اخبارات کے تراشے ہمیں موصول ہو چکے ہیں۔ ذیل میں تین

اہم رسالہ جات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

De Post

۱۱ جنوری میں ہمارے ایک نوجوان ممبر کا مضمون اسلام اور احمدیت کے متعلق شائع ہوا ہے یہ رسالہ ڈچ زبان میں بلجیم سے نکلتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا باتصویر رسالہ ہے جو ہفتہ وار شائع ہوتا ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر بلجیم سے ایک صاحب نے مزید معلومات اور لٹریچر کے لئے خط لکھا۔

Revue

یہ بھی ایک اعلیٰ درجہ کا ڈچ زبان میں شائع ہونے والا ہفتہ وار باتصویر رسالہ ہے اس میں بھی مشن کی مساعی کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا۔ جسے پڑھ کر بعض لوگوں نے مزید معلومات کے لئے خطوط ارسال کئے ہیں۔

De Bazuin

ہالینڈ کے صوبہ فریس لینڈ کے عیسائی یوپچ سکول کا ہفتہ وار رسالہ ہے۔ ہم نے عرصہ زیر رپورٹ میں ایک بار پھر ہالینڈ کے مختلف چرچوں۔ مذہبی مراکز اور پادری صاحبان کو دعوت اسلام دیتے ہوئے ایک پمفلٹ ارسال کیا تھا۔ جس میں عیسائیت سے متعلق دس مختلف سوالات درج تھے اور ان صاحبان سے درخواست کی گئی تھی کہ مندرجہ سوالات پر جس وقت بھی پسند فرماویں مسجد ہیگ میں آکر یا ہمیں اپنے پاس بلا کر تبادلہ خیالات فرمائیں۔ مسجد آنے کی صورت میں پبلک جلسہ کا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔ پچھلے سال بھی ہم نے قریباً پانچ صد پادری صاحبان اور مذہبی مراکز کو مندرجہ بالا پمفلٹ ارسال کیا تھا تو تین پادری صاحبان گفتگو کیلئے مسجد میں تشریف لائے جو تین گھنٹے تک باتیں کرتے رہے گفتگو کے دوران انہوں نے کچھ ایسا رنگ اختیار کیا کہ وہ اپنے اصلی عقائد سے ہٹتے ہوئے معلوم ہوئے ہم نے جب ان خیالات کا پبلک جلسہ میں اظہار کرنے کے لئے کہا تو ان کو اسکی جرأت نہ ہوئی اور پھر کبھی آنے کا وعدہ کر کے چلے گئے اور اب تک دوبارہ تشریف نہیں لائے۔ اس دفعہ جب ہم نے دوبارہ وہی پمفلٹ ارسال کیا تو مندرجہ بالا رسالہ نے اپنے پہلے صفحہ کی موٹی سرخی کے ساتھ پانچ مختلف اشاعتوں میں پورے پورے صفحہ کے مضمون کا ریویو شائع کیا۔ جس میں بجائے جوابات دینے کے جذباتی رنگ میں خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح سے جماعت کا نام ایسی ایسی جگہوں پر پہنچا جہاں ہمارے لئے آسانی کے ساتھ پہنچنا ایک مشکل امر تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ دن بدن حالات امید افزا ہو رہے ہیں۔ زائرین کی آمد کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ پادری صاحبان۔ کالجوں اور سکولوں کے طلبہ اور مختلف سوسائیٹیوں کے لوگ مسجد آکر یا ہمیں اپنے ہال بلا کر اسلام کے متعلق معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ بہت سے خوش کن خطوط بھی آ رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ہالینڈ کے نزدیکی جرمنی کے علاقہ میں سے ایک صاحب کا بہت سنجیدہ خط آیا تھا۔ جنہیں یہاں سے لٹریچر بھی ارسال کیا گیا اور ان کی آگاہی کے لئے انہیں جرمن مشن ہمبرگ کا ایڈریس بھی ارسال کر دیا گیا تھا اور مسجد جانے کے لئے لکھا گیا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ بفضلہ تعالیٰ وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ اور مسجد ہمبرگ کے امام صاحب کی طرف سے اسے بشارت احمد نام دیا گیا ہے یہ دوست اصلاً ڈچ ہیں۔ اور ہالینڈ کی سرحد کے قریب ہی رہتے ہیں۔ ان کے خطوط اکثر آتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سعید الفطرت لوگوں کو جلد از جلد حلقہ بگوش احمدیت فرماوے۔

جماعت ہالینڈ کے ممبران بفضلہ تعالیٰ کافی تعاون اور خلوص کا ثبوت دے رہے ہیں۔ مشن کے کاموں میں حصہ لینے والوں میں (Mr. W. H. Jansen) اور (Miss. M. H. W. Jansen) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں احباب کی خدمت میں پھر درخواست ہے کہ ہالینڈ مشن کی مزید ترقی اور جماعت کی نمایاں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ان دنوں ہالینڈ کی ایک یونیورسٹی کے ایک ماہر طبقات الارض اور ان کی اہلیہ صاحبہ زیر تبلیغ ہیں۔ اور وہ اسلام کے مطالعہ میں خاصی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ آدمی نہایت سنجیدہ اور متین ہیں۔ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے قلب کو احمدیت کے نور سے منور فرما دے احباب دعاؤں میں خاص طور پر اس طرف توجہ فرماویں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

درخواست دعا

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے صاحبزادے صلاح الدین صاحب امسال کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کا فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ اسی طرح بعض اور احمدی طلباء اس امتحان میں شریک ہو رہے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اعلیٰ اور نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین

تازہ فہرست امدادی رقوم موصولہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ

(از مورخہ ۳/۳/۵۹ء تا مورخہ ۲۱/۳/۵۹ء)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ مدظلہ العالی)

ذیل میں تازہ بصول شدہ رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کی یہ رقوم قبول فرمائے اور ان کو اپنے فضل و کرم سے حسنات دارین سے نوازے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد - دفتر حفاظت مرکز ربوہ - ۶ اپریل ۱۹۵۹ء

نام	مد	رقم
(۱) کرنل ڈاکٹر طفیل الدین احمد صاحب حال ہی غانا افریقہ	(فدیہ رمضان)	۵۰-۰-۰
(۲) شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب آف ڈھاکہ حال چنیوٹ	(امداد رشتہ داران درویشان)	۱۰-۰-۰
(۳) اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ ربوہ	″	۵-۰-۰
(۴) پیر عبد الحی صاحب وکیل سرگودھا بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	″	۵-۰-۰
(۵) چوہدری محبوب احمد صاحب	″ ″ ″	۵
(۶) شیخ نثار احمد و شریف احمد صاحبان	″ ″ ″	۱-۴-۰
(۷) شیخ عبد الرحمن صاحب آڑھتی غلہ منڈی	″ ″	۱۰-۰-۰
(۸) والدہ صاحبہ شیخ عبد الرحمن صاحب	″ (فدیہ رمضان)	۴۰-۰-۰
(۹) ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا از جانب خود	(امداد برائے رشتہ داران درویشان)	۳-۰-۰
(۱۰) ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ ربوہ	″	۵-۰-۰
(۱۱) شیخ محمود احمد صاحب ولد شیخ محمد صدیق صاحب ڈھاکہ	(صدقہ عام)	۱۰-۰-۰
(۱۲) ″ ″	(برائے صدقہ بکرا جو ذبح کرایا گیا)	۲۰-۰-۰
(۱۳) محمد اکرام اللہ صاحب ایجنگا ریڈ بک کمپنی ملتان کینٹ	(فدیہ رمضان)	۵۵-۰-۰
(۱۴) ″ ″ ″ ″ ″	(صدقہ عام)	۵-۰-۰
(۱۵) سید میر احمد شاہ صاحب ہوشیار پوری سیالکوٹ	(فدیہ رمضان)	۲۰-۰-۰
(۱۶) زینت رعنا بیگم بشیر احمد صاحب اختر بھیرہ ضلع سرگودھا	″	۱۵-۰-۰
(۱۷) ایس جی یزدانی صاحب انکم ٹیکس آفیسر گوجرانوالہ	″	۳۰-۰-۰
(۱۸) ″ ″ ″ ″	(افطاری)	۵-۰-۰
(۱۹) ″ ″ ″ ″	(امداد برائے رشتہ دار درویشان)	۵-۰-۰
(۲۰) بیگم صاحبہ ایس جی یزدانی صاحب	″	۵-۰-۰
(۲۱) ″ ″	(افطاری)	۵-۰-۰
(۲۲) ″ ″	(زکوٰۃ جو داخل خزانہ کرائی گئی)	۵۰-۰-۰
(۲۳) حمید اللہ خان صاحب متعلم فسٹ ایئر تعلیم الاسلام کالج ربوہ	(امداد برائے رشتہ داران درویشان)	۵-۰-۰
(۲۴) خواجہ محمد اکرم صاحب محمد نگر لاہور	″	۵-۰-۰
(۲۵) نواب زادہ محمد امین خان صاحب بنوں	″	۲۵-۰-۰
(۲۶) سید نعمت اللہ شاہ صاحب مردان شہر	″	۵-۰-۰
(۲۷) میجر عبد الرحمن صاحب مغل سیالکوٹ	″	۱۰-۰-۰
(۲۸) عبد الخالق صاحب مالیر کینٹ کراچی	(صدقہ حضرت صاحب)	۳۹-۰-۰
(۲۹) خواجہ منظور احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا	(فدیہ رمضان)	۱۵-۰-۰
(۳۰) بیگم صاحبہ فیض الحق صاحب ایبٹ آباد	″	۲۰-۰-۰
(۳۱) والدہ سمیع اللہ صاحب بکس ۲۳ لاہور	″	۲۰-۰-۰
(۳۲) نصیرہ بیگم صاحبہ بنت مفتی فضل الرحمن صاحب مرحوم لاہور	″	۲۰-۰-۰
(۳۳) امۃ الحکیم بیگم صاحبہ معرفت چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری	(امداد برائے رشتہ داران درویشان)	۲۰-۰-۰
(۳۴) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب رانجھا کراچی	″	۱۰-۰-۰
(۳۵) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ	″	۱۱-۰-۰
(۳۶) اے عظیم صاحب آدم جی جوٹ ملز نرائن گنج مشرقی پاکستان	″	۵-۰-۰
(۳۷) بیگم اول حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ربوہ	(فدیہ رمضان)	۳۰-۰-۰
(۳۸) پسران عبد الرشید خان صاحب انسپکٹر ریلوے لاہور بذریعہ بابو محمد بخش صاحب ربوہ	(امداد برائے رشتہ داران درویشان)	۲-۰-۰
(۳۹) محمد ادریس صاحب دار الصدر غربی ربوہ	″	۱-۰-۰
(۴۰) والدہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ربوہ	(صدقہ)	۵-۰-۰

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

137

میرے ماموں جان مرحوم

(از راجہ خورشید احمد صاحب منیر (شاہد) واقف زندگی ——— لاہور

مقبوضہ کشمیر سے یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ میرے ماموں جان مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے گاؤں موضع بڈھانوں (تحصیل راجوری ضلع ریاسی ریاست جموں) میں ماہ جنوری ۱۹۵۹ء میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت ضعیف ہو چکے تھے۔ عمر ستر سال سے متجاوز تھی۔ آپ آٹھ بھائی تھے۔ آٹھوں ہی احمدیت قبول کرنے سے پہلے بھی اور احمدیت قبول کرنے کے بعد بھی نیکی و تقوےٰ کی راہوں پر گامزن تھے آپ کے سب سے بڑے بھائی حضرت قاضی محمد اکبر صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ جن کے ذریعہ ۱۹۰۳ء میں احمدیت کا بیج اُس علاقہ میں پہنچا۔ اور چار گاؤں بڈھانوں، رہتال اور کوٹلی کالابن کی مضبوط جماعتوں کی صورت میں پھوٹ کر اس نے ترقی کی۔ آپ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔

محترم ماموں جان یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریری بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے تھے۔ مگر ۱۹۰۸ء میں پہلی بار قادیان تشریف لے گئے۔ فرمایا کرتے تھے جب بٹالہ صبح کے وقت پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بٹالہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ قیام گاہ کا پتہ کر کے ملاقات و زیارت کی تمنا لے کر پہنچا۔ تو معلوم ہُوا کہ حضور علیہ السلام لاہور جانے کے لئے سفر کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس لئے اب ملاقات نہیں ہو سکتی بعض دوستوں کے کہنے کے مطابق میں قادیان چلا گیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسی سفر لاہور میں وصال ہو گیا۔ جب جسدِ مبارک قادیان لایا گیا۔ تو آپ کا چہرہ مبارک دیکھا۔ جنازہ اور تدفین کے کام میں شریک ہُوا اس کے بعد حسرت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات و زیارت میری قسمت میں نہ تھی۔ کاش میں لاہور چلا جاتا تو زندگی میں آپ کی زیارت نصیب ہو جاتی۔

آپ نے دینی تعلیم قادیان میں حاصل کی تھی۔ حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاگردی اختیار کر کے طب میں مہارت حاصل کی اپنے علاقہ میں کامیاب معالج تھے۔ دور دراز سے لوگ آپ کے پاس علاج کے لئے آیا کرتے تھے اور اپنے ہاں علاج کے لئے بلا کر لے جایا کرتے تھے۔ عموماً عادت یہ ہوتی تھی۔ کہ علاج کے عوض کوئی خاص رقم مقرر نہیں کرتے تھے۔ بلکہ جتنا کسی کو میسر آتا وہ دے دیتا تھا۔ غرباء کا علاج مفت کرتے تھے۔ تبلیغ کا آپ کو ایک جنون تھا۔ ہر قوم اور طبقہ میں بے دھڑک تبلیغ کے لئے جاتے اور پیغام احمدیت پہنچانے میں مصروف ہو جاتے۔ شادی اور دیگر تقریبات کے مواقع پر لوگوں کو اسلامی احکام کی پابندی اور امام وقت کی بیعت کی تلقین میں کوشاں رہتے۔ مریضوں کو جسمانی علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج کا بھی خاص خیال رکھتے پیغام احمدیت کو پہنچانے میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ آپ کی کوششوں سے کئی لوگوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ آپ کی جسمانی اولاد کوئی نہ تھی۔

جماعت احمدیہ بڈھانوں کے عرصہ سے پریذیڈنٹ رہے۔ جماعت کی تعلیم و تربیت میں بہت کوشاں رہتے نظام سلسلہ کی پابندی کرانے میں پوری کوشش کرتے۔ درس و تدریس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھتے۔ مردوں اور عورتوں کو یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ اور مترجم حسب مراتب باقاعدہ پڑھانا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ بہت سے مرد اور عورتیں جو کہ بڑی عمر تک پہنچ چکے تھے مگر قرآن کریم پڑھنا نہ جانتے تھے آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں قرآن کریم ناظرہ و مترجم اور دیگر دینی کتب پڑھیں۔ جماعت کی ہر قسم کی ترقی کے لئے بہت کوشش کرتے۔ خود موصی تھے اور کئی افراد کو تحریک کر کے وصیت کروائی۔ ہر قسم کے چندوں میں باقاعدہ حصہ لیتے اور جماعت کو بھی تحریک کرتے۔ چندوں کی وصولی میں انہماک سے کام لیتے ہر ایک سے اس کی مالی حیثیت کے مطابق ضرور کچھ نہ کچھ وصول کر کے مرکز میں بھجواتے۔ ہر رنگ میں سلسلہ کی خیر خواہی مدنظر رکھتے مہمان نوازی کی صفت سے بھی متصف تھے طبیعت بہت سادہ تھی صوفی منش تھے اپنی طبیعت کے بزرگوں سے خاص محبت تھی۔ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے اکثر ان کا ذکر خیر کیا کرتے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات مبارک سے بے حد محبت تھی۔ جب بھی جلسہ سالانہ پر تشریف لے جاتے تو ہمیشہ حضور پرنور کے لئے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور لے جاتے

آپ ہمارے خاندان کے ان مبارک وجودوں میں سے آخری وجود تھے جن کے ذریعہ اس علاقہ میں احمدیت کا پودا لگا۔ پھولا اور پھل لایا۔ اسلئے جہاں جسمانی طور پر ان کی جدائی کا صدمہ ہے وہاں روحانی طور پر یہ امر تکلیف کا باعث ہے کہ ان بزرگوں کی جدائی سے ایک نمایاں خلا محسوس ہو رہا ہے۔ قارئین کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ماموں جان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دینی اور جماعتی ذمہ واریاں احسن طریق پر سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حاجی محمد جی صاحب مرحوم آف ہزارہ

میرے نانا جان حاجی احمد جی صاحب (مرحوم) آف ہزارہ (موضع داتہ) حضرت مسیح موعود کے صحابہ میں سے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے دعوے سے قبل آپ مکہ شریف بغرض حج تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ اپنے گاؤں کے دو اور آدمی بھی تھے۔ مکہ شریف میں آپ نے خواب میں حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا اور حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو خواب میں بتایا کہ میں ہی مہدی اور مسیح موعود ہوں۔ جس کا لوگوں یعنی مسلمانوں کو کافی عرصہ سے انتظار تھا۔ چنانچہ آپ نے وہیں آپؑ کو واپسی پر ملنے کا تہیہ کر لیا۔ آپ کا ایک ساتھی تو وہیں فوت ہو گیا۔ اور ایک ساتھ واپس آیا۔

آپ نے ہندوستان واپس آکر حضور کے متعلق مزید معلومات حاصل کیں۔ اور آپ قادیان بھی گئے۔ ریتی چھلے کے قریب بڑھ کے درخت کے نیچے آپ نے رات بسر کی اور خدا کے حضور رو رو کر دعا کی کہ اے اللہ اگر یہ راستہ ٹھیک ہے تو پھر مجھے اس پر چلا۔ اگر نہیں تو پھر مجھے یہیں سے واپس لے جا۔ اس رات آپ کو کشفی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے متعلق پورا پورا یقین دیا۔ چنانچہ صبح کو آپ قادیان مسجد مبارک میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضورؑ چند اصحاب کے ساتھ نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب آپ نے آپؑ کا چہرہ مبارک دیکھا تو آپ کو کامل یقین ہو گیا کہ یہ وہی صورت ہے جس کو کہ میں نے مکہ شریف میں خواب میں دیکھا تھا۔ جب حضور نماز ادا فرما چکے تو آپ کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ میں نے آپ کو خواب میں دیکھا ہے۔ اس پر آپ نے بمعہ اپنے ساتھی کے فوراً بیعت کر لی۔ اور کچھ دن حضورؑ کی صحبت مبارک میں رہ کر واپس گاؤں تشریف لے گئے۔ جہاں پر آپ کی تبلیغ کے زیر اثر کئی لوگ احمدی ہوئے۔ آپ کو بہت سی تکالیف بھی اٹھانی پڑیں۔ احمدیت قبول کرنے کے عرصہ بعد آپ نے وفات پائی۔ اور اپنے پیچھے ایک بہت بڑا گھرانا چھوڑا۔ جو کہ سب کا سب خدا کے فضل سے احمدی ہے

(خاکسار آفتاب احمد (دار لقادر) ربوہ)

مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا نیا انتخاب

دستورِ اساسی انصار اللہ کے مطابق آئندہ تین سال کے لئے مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کا نیا انتخاب اس سال کے شروع میں ہو جانا ضروری ہے۔ ان قواعد کی روشنی میں تمام زعماء، زعماء اعلیٰ اور ناظمین انصار ضلع کو فرداً فرداً انتخاب کے لئے چٹھیاں تحریر کی جا چکی ہیں اور الفضل میں بھی کئی بار اعلان ہو چکا ہے مگر ابھی تک بعض مجالس کی طرف سے نئے انتخاب کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

تمام متعلقہ عہدیداران انصار اللہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حسب قواعد امیر صاحب / صدر صاحب مقامی یا ان کے نمائندہ کی زیر نگرانی ان عہدوں کے لئے جلد دوبارہ انتخاب کروا کے منظوری کے لئے نام امیر صاحب / صدر صاحب مقامی کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوا دیں جو مجالس یکم جنوری ۱۹۵۹ء کے بعد قائم ہوئی ہیں یا ان کا نیا انتخاب ہوا ہے۔ ان کے عہدیداروں کے دوبارہ انتخاب کی اس وقت ضرورت نہیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا منظور احمد بشارت جو گونگا اور بہرہ ہے۔ بعمر سات آٹھ سال یکم اپریل کو بعد دوپہر ربوہ سے ماڑی انڈس یا چناب میں چڑھ کر کہیں چلا گیا ہے۔ اور اب تک لاپتہ ہے۔ اس کی والدہ بالخصوص بہت پریشان ہے۔ اگر کوئی دوست اسے دیکھیں تو اسے روک لیں اور خاکسار کو اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں

حلیہ:۔ رنگ گندمی۔ سر سے ننگا۔ بڑے بال۔ کھدر کا پاجامہ اور دھاریدار خاکی مائل قمیص۔

محمد عبد اللہ (برف والا) معرفت دفتر الفضل ——— ربوہ

دعائے مغفرت

مکرم میاں امام الدین صاحب ساکن پیرکوٹ ثانی مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۹ء کو دماغ کی رگ پھٹنے سے پچاس سال کی عمر میں اچانک وفات پا گئے۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(محمد ابراہیم ربوہ آئرن سٹور ——— ربوہ)

فاستبقوا الخیرات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا ایک اعلےٰ درجہ کی نیکی ہے۔ ایسی نیکی جس کے بغیر ایمان کا دعوےٰ باطل ہے۔ اس کا بدلہ عاقبت کو تو ملے گا ہی۔ اس دنیا میں بھی کئی گنا ملتا ہے۔ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے خرچ کرنے والوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اور ان کی نسلوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ پس ایسی نیکی کے حصول کے لئے ارشاد خداوندی کے ماتحت تمام مومنوں کو ایک دوسرے سے بڑھ کر جدوجہد کرنی چاہیئے اور ہر جماعت کو اپنا پورا زور لگا دینا چاہیئے کہ وہ کسی دوسری جماعت سے پیچھے نہ رہ جائے۔

اس غرض کے لئے بڑی بڑی جماعتوں کی لازمی چندوں کی وصولی اخبار الفضل مورخہ ۴ اپریل ۱۹۵۹ء میں شائع کی جاچکی ہے۔ جن جماعتوں کے بجٹ پانچ روپے اور ایک ہزار روپے کے درمیان ہیں ان کی لازمی چندوں کی ۱۳ مارچ ۱۹۵۹ء تک کی وصولی درج ذیل ہے۔ تا یہ جماعتیں اس آئینہ میں اپنی اپنی کارگذاری معلوم کر سکیں اور صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں جو ایک مہینہ کے قریب عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں مزید ہمت اور کوشش سے کام لے کر اپنی پوزیشن بہتر بنائیں۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی رحمت اور اس کے انعاموں کے وارث بن جائیں۔

جن جماعتوں کی وصولی کم ہے وہ اچھی طرح نوٹ کرلیں کہ ان فہرستوں میں ان کے ارد گرد کی ایسی جماعتوں کے نام موجود ہیں جن کی وصولی نہایت شاندار ہے۔ وہ جماعتیں بھی انہی جیسے حالات میں سے گذر رہی ہیں۔ پس پیچھے رہنے والی جماعتوں کو نہایت غور اور توجہ سے ان وجوہات کا جائزہ لینا چاہیئے جن کی بناء پر وہ پیچھے رہتی جارہی ہیں۔ اور پھر ان وجوہات کو دور کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

جن جماعتوں پر (※) نشان لگایا گیا ہے۔ ان کے بجٹ ابھی تک زیر تصفیہ ہیں۔ اس لئے ان کے آگے جو اعداد و شمار درج ہیں۔ انہیں عبوری سمجھنا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ - ربوہ)

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	دیپال پور	۱۰۰	۱۰۰	۲	ٹنڈو الہ یار	۱۰۰	۱۰۰
۳	چک ۳۵ ج ※	۱۰۰	۱۰۰	۴	چک ۳۳۴ ڈھیرو کے	۱۰۰	۱۰۰
۵	سنجر چانگ	۱۰۰	۹۸	۶	کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ	۹۶	۱۰۰
۷	کوٹ آغا ※	۱۰۰	۱۰۰	۸	چک ۷۹ نواں کوٹ ※	۹۴	۱۰۰
۹	چک ۳/۵۳ بھیکی	۷۲	۱۰۰	۱۰	چک ۱۸۴ مراد	۱۰۰	۹۹
۱۱	چک ۳۷۰/الف کاچیلو	۹۷	۱۰۰	۱۲	قلات	۹۱	۱۰۰
۱۳	چک ۲۹۷/ج ب ※	۷۱	۱۰۰	۱۴	سرائے نورنگ	۹۸	۹۲
۱۵	مورو	۹۴	۹۵	۱۶	چک ۳۳۰/R-B نام پور جوہڑ	۸۹	۹۹
۱۷	چک ۲۲۴ کوٹھی جھنڈا سنگھ والہ	۹۰	۹۴	۱۸	ٹنڈو گوجر ※	۹۴	۸۸
۱۹	بستی رنداں	۹۴	۱۰۰	۲۰	ناروال	۷۷	۱۰۰
۲۱	جتوئی	۸۱	۱۰۰	۲۲	چک ۹۳/۸	۸۸	۹۲
۲۳	نوشہرہ ککے زئیاں	۸۳	۹۵	۲۴	خلیل مرکز کی اسپینی پایاں	۸۶	۹۲
۲۵	چک ۲۷۵/R-B گنار پور	۹۱	۸۷	۲۶	چک ۹۶ گ ب صریح	۶۷	۱۰۰
۲۷	کھوکھر غربی ※	۷۸	۹۸	۲۸	سرائے عالمگیر	۷۴	۱۰۰
۲۹	دودھوال	۱۰۰	۷۰	۳۰	شکار پور	۹۵	۷۹
۳۱	چک ۳۹/D-B	۸۴	۸۸	۳۲	کوٹ دھمیاں	۶۷	۱۰۰
۳۳	چھور کاہلواں	۸۶	۸۴	۳۴	چک ۱۱/R-B بیدیانوالہ	۷۶	۹۲
۳۵	بھکو بھٹی	۷۷	۹۰	۳۶	پاک پتن	۸۱	۸۶
۳۷	چک ۶۴ ش	۸۱	۸۵	۳۸	ڈیرہ چھاپڑ	۷۴	۸۹
۳۹	میانوالی	۸۱	۷۹	۴۰	مونڈ ڈپھ	۶۲	۹۸
۴۱	چک ۴۵/P	۷۷	۸۲	۴۲	پنڈوری محمودہ	۶۹	۸۸
۴۳	چک ۲۴۵/B	۶۵	۹۱	۴۴	چک ۱۴۲ لیاقت پور	۷۹	۱۰۰
۴۵	چک ۵۹۱ گ ب گنگا پور	۹۳	۶۲	۴۶	علی پور (ملتان)	۷۰	۸۴
۴۷	مظفر آباد ※	۹۸	۵۵	۴۸	راجن پور	۵۹	۹۳
۴۹	چک ۱۲۰/P کوٹ فرزند علی ※	۸۴	۱۰۰	۵۰	چک ۳۵۴ ج ب نادر آباد	۳۴	۱۰۰
۵۱	[illegible]	۲۷	۱۰۰	۵۲	چک ۱۵۱	۵۷	۹۳
۵۳	مانگا چانگریاں	۸۸	۶۱	۵۴	چک ۲/T-5-A	۸۶	۶۲
۵۵	مرید کے	۷۶	۷۱	۵۶	ترگڑی	۵۳	۹۴
۵۷	دارالیمن ربوہ	۷۲	۷۳	۵۸	شیخ پور	۶۹	۷۶
۵۹	جہلم بھٹیاں ※	۷۲	۷۰	۶۰	میاں چنوں	۶۴	۷۷
۶۱	مدرسہ چٹھہ	۷۳	۶۷	۶۲	لوٹی	۷۲	۶۷
۶۳	چک ۱۹۴/R-B لاٹھیانوالہ	۶۵	۷۴	۶۴	چک ۱۰۷/R-B شرقی غربی	۳۵	۱۰۰
۶۵	کہوٹہ	۹۱	۶۴	۶۶	جیمس آباد	۸۹	۷۴
۶۷	چک ۸۷ ج	۶۵	۶۹	۶۸	چک ۶۵ فرز	۴۴	۹۰
۶۹	چک ۵۸/۳ ٹکرڑہ	۶۶	۶۴	۷۰	چک ۸۴/الف بہر فتح	۳۵	۹۵
۷۱	لوہان	۷۷	۵۳	۷۲	مونگ	۶۲	۶۸
۷۳	شیل کوٹ چاہ دکھاگودال	۶۳	۶۶	۷۴	پکا نسوانہ	۳۶	۹۱
۷۵	فیروز والہ	۵۲	۷۵	۷۶	طالب آباد شریف آباد	۷۰	۶۷
۷۷	مہدی پور گھڑوالی	۷۱	۶۶	۷۸	چک ۱۲۳ ج ب تھوہڑوالی ※	۶۲	۶۴
۷۹	بستی	۱۰۰	×	۸۰	چک ۱۱۹ گ ب نانگ گڑھ ※	۶۵	۶۰
۸۱	سعد اللہ پور	۶۷	۵۷	۸۲	کوٹ دیا لداس	۵۷	۶۶
۸۳	کلاسوالہ	۴۴	۷۷	۸۴	بدین	۳۵	۸۵
۸۵	شادی والا خورد	۶۴	۵۶	۸۶	کنڈیارو	۶۹	۵۰
۸۷	گدبال کوٹ پدا	۶۹	۴۹	۸۸	پسرور	۶۷	۴۹
۸۹	جھنگ شہر	۵۲	۶۴	۹۰	واکے پور نادر آباد ※	۶۹	۴۷
۹۱	تخت ہزارہ ※	۶۲	۵۳	۹۲	چک ۹۳/6-R ※	۵۹	۵۶
۹۳	پیر کوٹ	۴۵	۶۸	۹۴	چک ۱۹۴ مراد	۵۶	۵۵
۹۵	حویلیاں	۶۰	۸۴	۹۶	پریم کوٹ	۴۱	۶۷
۹۷	چک ۹ ج ب سر شمیر روڈ ※	۵۰	۵۸	۹۸	چارسدہ	۴۰	۶۶
۹۹	چک ۹ پنیار	۴۹	۵۷	۱۰۰	چک ۱۹۵ گ ب بیریانوالہ	۵۷	۴۹
۱۰۱	کبیروالہ	۴۳	۶۱	۱۰۲	شورکوٹ	۵۹	۴۴
۱۰۳	نوکوٹ	۳۸	۶۴	۱۰۴	انور آباد	۳۶	۶۶
۱۰۵	رحیم آباد	۲۹	۷۳	۱۰۶	چک ۷ علی پور	۳۴	۶۵
۱۰۷	خانانوالی میانوالی	۴۶	۵۱	۱۰۸	ویروالہ ※	۵۹	۳۶
۱۰۹	بھکر	۶۸	۲۷	۱۱۰	گھنالہ	۴۱	۵۳
۱۱۱	مانوکے بھگت	۴۴	۴۵	۱۱۲	مڈھ رانجھا	۳۷	۵۲
۱۱۳	امین آباد	۷۳	۱۱	۱۱۴	ترتی	۸۴	×
۱۱۵	چیچہ وطنی	۶۱	۲۲	۱۱۶	بڑیارہ	۳۲	۵۱
۱۱۷	چک ۶ بستی نور پور	۷۲	۱۱	۱۱۸	چک ۱۵۱/7-R	۴۱	۴۰
۱۱۹	چک ۱۰۳/6-R ۱۰۲	۳۲	۵۹	۱۲۰	کھیوہ باجوہ	۴۴	۳۶
۱۲۱	چک ۱۱۶ ج	۴۶	۳۴	۱۲۲	مرناہ بلوچاں	۸۰	×
۱۲۳	ٹلونڈی راہوالی	۴۱	۳۶	۱۲۴	کوٹ قیصرانی	۳۹	۳۶
۱۲۵	گوکھڑ چوہدری محمد اکرم	۴۷	×	۱۲۶	چک ۱۳۷ ج	۱۹	۵۴
۱۲۷	چک ۱۱۹/7-D-R نیا نگر	۲۶	۴۵	۱۲۸	چک ۳۸ ج	۳۳	۳۷
۱۲۹	بستی جھول ※	۴۲	۲۵	۱۳۰	بھروڈ	۲۶	۴۰
۱۳۱	نانوں ڈوگر	۴۱	۲۵	۱۳۲	بالاکوٹ	۲۵	۳۹
۱۳۳	کوٹ سلطان	۲۷	۳۵	۱۳۴	محراب پور	۶۲	×
۱۳۵	لیاقت آباد	۲۴	۲۵	۱۳۶	گھاٹوڑہ	۱۵	۴۴
۱۳۷	چک ۱۰۸ ج ب ٹھونڈی	۴۳	۱۵	۱۳۸	سجات گاؤں ※	۱۷	۳۸
۱۳۹	چک ۱۸ ج	۵	۴۶	۱۴۰	برج ورکس راولپنڈی ※	۵۰	×
۱۴۱	گکرالی	۲۵	۲۴	۱۴۲	شاہ سکین	۲۳	۲۶
۱۴۳	قیام پور گوجرانوالہ	۲۱	۲۷	۱۴۴	کندیاں	۳۴	۴
۱۴۵	چک ۸۷-۸۶ تی	۳۲	۱۴	۱۴۶	چک ۹۴ ش	۲۹	۱۷
۱۴۷	ڈیرہ ماہ کھنڈ کوٹ مولا بخش	×	۴۲	۱۴۸	لاڑکانہ	۱۷	۲۲
۱۴۹	چک ۳۱ ج	۲۴	۱۵	۱۵۰	جوڑہ	۳۰	۹
۱۵۱	چک ۶۲ گ ب	۷	۲۲	۱۵۲	ترگڑی	۲۸	۹

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے وائرنگ کے ٹھیکیداروں کی طرف سے علیحدہ علیحدہ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں

کام کی نوعیت	پوائنٹس کی قریباً تعداد	زرضمانت	عرصہ تکمیل
۱۔ چیچہ وطنی روڈ ریلوے اسٹیشن پر ساگوان کی کیسنگ اور کیپنگ میں لائٹس پلگس اور پنکھوں کے قریباً ۱۱۴ پوائنٹس کی وائرنگ۔	۱۱۴	۱۵۰	ڈیڑھ ماہ
۲۔ صادق آباد ریلوے اسٹیشن پر ساگوان کی کیسنگ اور کیپنگ میں لائٹس پلگس اور پنکھوں کے قریباً ۴۷ پوائنٹس کی وائرنگ۔	۴۷	۱۰۰	ایک ماہ
۳۔ بغداد ریلوے اسٹیشن پر ساگوان کی کیسنگ اور کیپنگ میں لائٹس، پلگس اور پنکھوں کے قریباً ۴۴ پوائنٹس کی وائرنگ۔	۴۴	۵۵	ایک ماہ
۴۔ چشتیاں ریلوے اسٹیشن پر ساگوان کی کیسنگ اور کیپنگ میں لائٹس، پلگس اور پنکھوں کے قریباً ۳۹ پوائنٹس کی وائرنگ۔	۳۹	۵۰	ایک ماہ

ٹنڈرز سربمہر لفافوں میں جن پر کام کا نام درج ہو مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں یہ فارم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (الیکٹریکل) کے دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲۸ اپریل ۱۹۵۹ء کے بارہ بجے دوپہر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹھیکیداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ٹنڈر خریدتے وقت زرضمانت کے ساتھ ڈپوزٹ کی کچی رسیدیں بھی ہمراہ لائیں۔ کیونکہ ٹنڈرز فارم اس وقت تک نہیں جاری کئے جائیں گے۔ جب تک کہ یہ رسیدیں نہ دکھائی جائیں۔ ٹھیکیداروں کا مفاد اس میں ہے کہ وہ ان کاموں کے لئے زرضمانت ۲۸ اپریل ۱۹۵۹ء سے قبل جمع کرا دیں۔

پیرا نمبر ا میں مذکور زرضمانت ٹھیکیداروں کو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر ملتان کے پاس جمع کرانا ہوگا۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ ضروری رقم جمع کرانے کے بعد ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو آر ملتان سے رسید حاصل کر لیں۔ ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر ملتان کی طرف سے جو پکی رسیدیں جاری کی جائیں گی۔ وہ لازمی طور پر ٹنڈر کے ہمراہ داخل کرنا ہوں گی۔ انہیں ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو آر ملتان کے دفتر میں ۲۸ اپریل ۱۹۵۹ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک ٹنڈر بکس میں ڈال دیا جائے۔ یہ ٹنڈرز ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو آر ملتان کے دفتر میں اسی روز ایک بجے بعد دوپہر ان ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کھولا جائے گا۔ جو وہاں موجود ہونے کے خواہشمند ہوں گے۔

(ٹھیکیداروں کی توجہ ان ہدایات کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ جو ان کی راہنمائی کے لئے ٹنڈر فارم کے ساتھ درج ہیں) تفصیلی شرائط و کوائف اور تصریحات دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھی جا سکتی ہیں۔ یا ان کی نقل پانچ روپے (جو واپس نہیں ہوں گے) ادا کر کے حاصل کی جا سکتی ہے۔ کسی ٹھیکیدار کا ٹنڈر داخل کرنا اس امر پر محمول ہوگا۔ کہ اس نے تفصیلی شرائط کوائف اور تصریحات پڑھ لی ہیں۔ اور وہ ان کا پابند ہوگا۔ اگر ٹنڈر فارم رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ منگوانے مطلوب ہوں۔ تو مزید دو روپوں کی رقم اور ادا کرنی ضروری ہے۔

ٹنڈر داخل کرنے والوں کو ٹنڈر فارم میں دکھائے گئے عرصہ تکمیل کام کے خانے کو ضرور مکمل کرنا ہوگا۔ کیونکہ وقت کو ٹھیکے میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ کام اس تاریخ سے قبل مکمل ہونا ضروری ہے جو مذکورہ بالا پیرا نمبر ا میں درج ہے۔ ریلوے کا محکمہ اپنے اس حق کو محفوظ رکھتا ہے کہ وہ ٹنڈر کو بتمام و کمال یا صرف اس کے ایک حصے کو منظور کرے۔ اور وجوہ بتلائے بغیر کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کر دے۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

درخواست دُعا

امسال خدا کے فضل سے نصرت گرلز ہائی سکول کی باون ۵۲ لڑکیوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے اعلیٰ نمبروں پر کامیاب کرے۔ آمین۔

(امۃ الحفیظ شاکر دہم)

۱۵۳ - کروڑا	۱۲	۲۵	۱۵۴ - حویلی بہادر شاہ	۲۰	۱۶
۱۵۵ محمد نگر اسٹیٹ *	۳۵	x	۱۵۶ ناٹور *	۸	۲
۱۵۷ - ۳۰۶ گ ب	۳۰	x	۱۵۸ - احمد پور شرقیہ	۲۳	x
۱۵۹ - ربجکہ	۱۸	۵	۱۶۰ - کوٹلی چھور	۱۷	x
۱۶۱ - پٹو کھالی	۲	۱۴	۱۶۲ - گلگت *	۱۴	x
۱۶۳ - نوناڑی موسیٰ خاں	۳	۱۰	۱۶۴ - ۶۸ ج ب سیلاں	۱۲	x
۱۶۵ - ۵۲۸ گ ب مانوپور	۱۲	x	۱۶۶ - بھادوگھ	۹	۱
۱۶۷ - ۳۳ R-6	۱۰	x	۱۶۸ ساہیوال	۱۰	x
۱۶۹ - چاروکھیا	۵	۵	۱۷۰ گھونڈا	x	x
۱۷۱ - بستی بابا جھنڈا	x	x	۱۷۲ - سلانوالی	x	x
۱۷۳ - کومیلا *	x	x	۱۷۴ - بدیع اللہ	x	x

یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب پر

قادیان میں جلسہ

— از مکرم بھائی الہ دین صاحب سکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان —

قادیان ۲۲ مارچ ۔ یوم مسیح موعود کی تقریب کے سلسلہ میں مقامی طور پر جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا۔

افتتاحی تقریر

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام عیسائی مذہب کا بطلان اور امت محمدیہ میں راہ پا چکی ہر قسم کی برائیوں کی اصلاح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنت قدیمہ کے ماتحت تخم ریزی کر کے اپنے حقیقی مولا کے پاس چلے گئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہر قسم کی قربانیوں سے اس تخم کی آبپاشی کریں۔ اور اسی یاد کو تازہ کرنے اور رگوں میں قربانیوں کا زندہ خون بھرنے کے لئے آج کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے

سابقہ پیشگوئیوں کا مصداق

اس کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیشگوئیاں اور ان کا مصداق کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ احادیث میں آنے والے کا مقام دمشق سے شرقی جانب بتایا گیا تھا۔ اور ایک حدیث میں کدعہ کا لفظ بھی موجود ہے۔ اور ویدوں میں آنے والے رشی کا مقام قدون بتایا گیا ہے۔ اسی قسم کی جملہ علامات قادیان پر صادق آتی ہیں۔ حدیث بخاری لوکان الایمان معلقاً بالثریا الخ حدیث میں آنے والے کو فارسی النسل بیان کیا گیا تھا۔ چنانچہ یہ علامات بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ اس لئے آپ اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوتے ہیں۔ مبارک وہ جو مامور وقت کو قبول کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات و معجزات

بعد ازاں مکرم و محترم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات اور معجزات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ محترم حکیم صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر سے فرمایا ؎

آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات ہزاروں ہیں۔ جو جملہ کتب میں موجود ہیں ہزاروں اولیاء نے آپ کے متعلق نشانات بیان فرمائے۔ آپ کے زمانہ میں ہزاروں نشان دوستوں۔ دشمنوں آپ کے خاندان۔ آپ کے عزیزوں اور آپ کے وجود میں پورے ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے چند عالمگیر نشانات بیان فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم اور زمانہ پر اس کا اثر

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور اس کا موجودہ زمانہ پر اثر کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے بیان کیا۔ کہ انبیاء دنیا میں اس وقت آتے ہیں جبکہ دنیا زبان حال سے انہیں پکار رہی ہوتی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ اپنی برائیوں کی وجہ سے وہ عذاب کی مستحق ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کے ذریعہ رحمت کی بارش بھیجتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انبیائے سابقین کی پیشگوئیوں کے ماتحت تشریف لائے۔ آپ کی تعلیم بیان کرتے ہوئے مکرم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا آپ نے بھی شرک کے خلاف تعلیم دی۔ آپ سے قبل تمام قومیں شرک میں مبتلا تھیں۔

اختتامی تقریر

آخر میں صاحب صدر نے احباب کو حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

کئی کروڑ روپے کی متروکہ جائداد ناجائز طور پر فروخت کردی گئی

اب تک بیس لاکھ کی پوشیدہ متروکہ جائیداد کا پتہ لگایا جاچکا ہے!

لاہور ۸ راپریل متروکہ جائدادوں کا سراغ لگانے والا ادارہ اس وقت بیس لاکھ روپے کی پوشیدہ متروکہ جائدادوں کا سراغ لگا چکا ہے۔ یہ ادارہ حال ہی میں چھپی ہوئی متروکہ جائدادوں کا سراغ لگانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

ادارہ کے ڈائرکٹر پشاور۔ راولپنڈی۔ مظفرگڑھ جہلم۔ گجرات۔ لائل پور۔ ملتان۔ منٹگمری۔ سکھر اور حیدرآباد کا دورہ کرکے لاہور پہنچے ہیں۔ انہوں نے کل ایک بیان میں کہا کہ اس امر کا سراغ بھی لگایا جاچکا ہے کہ سابق سندھ میں کروڑوں روپے کی متروکہ جائدادیں۔ دھوکے سے فروخت کردی گئی ہیں۔ نیز کہا کہ ادارہ ایک ہزار ایسے اشخاص کے معاملوں پر غور کر رہا ہے جنہوں نے متروکہ جائدادوں کو ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ چنانچہ کئی لوگوں کے خلاف مارشل لاء کے ضابطہ ۷۹ کے تحت مقدمے درج کئے جاچکے ہیں۔ آپ نے کہا کہ عوام کے تعاون ہی سے ایسے لوگوں کو بے نقاب کیا جاسکے گا۔ جنہوں نے متروکہ جائدادوں پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ یا کئی کئی الاٹمنٹیں کرا رکھی ہیں۔

اعلان تعطیل

عیدالفطر کی تقریب پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اگر عید ۹ راپریل کو ہوئی تو ۱۰ راپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ اور اگر عید ۱۰ راپریل کو ہوئی۔ تو ۱۱ راپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

امدادی رقوم موصولہ دفتر حفاظت مرکز ربوہ (بقیہ صلہ)

(۱م)	ملک سراج دین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	(فدیہ رمضان)	۲۰-۰-۰
(۲م)	والدہ صاحبہ لیڈی ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ سول ہسپتال راولپنڈی	”	۲۵-۰-۰
(۳م)	والدہ صاحبہ سردار عبدالحمید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور (اہلیہ ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم)	”	۲۵-۰-۰
(۴م)	بیگم صاحبہ محمود احمد خان صاحب میلا رام پارک لاہور	”	۳۰-۰-۰
(۵م)	امتہ الحی صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم ناظم آباد کراچی	”	۲۵-۰-۰
(۶م)	والدہ صاحبہ بشیر احمد صاحب شاکر راولپنڈی	”	۱۶-۰-۰
(۷م)	بشیر احمد صاحب شاکر راولپنڈی	صدقہ عام	۲-۰-۰

درخواست دعا:- برادرم مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ و امیر جماعت دہلی کا تبادلہ کلکتہ ہوگیا ہے۔ اور وہ ۱۲ ماہ حال کو وہاں سے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے انہیں منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور ان کا یہ تبادلہ ان کے لئے اور سلسلہ کے لئے بابرکت اور بہتری کا موجب بنائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار عبدالمجید خان ربوہ)